

لَا تَنْجَسُوا مِيتَكُمْ . ”اپنے مردوں کو پلید نہ کہو۔“

(مصنف ابن أبي شيبة: 266/3، وسنده صحيح)

نیز فرماتے ہیں: لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي غُسْلِ مِيتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوهُ، إِنَّ مِيتَكُمْ لَمَوْمِنٌ طَاهِرٌ وَلَيْسَ بِنَجَسٍ، فَحَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ .

”تمہیں اپنی میتوں کو غسل دینے پر غسل نہیں کرنا پڑے گا، کیونکہ تمہاری میت مؤمن اور پاک ہوتی ہے، نجس نہیں ہوتی۔ تمہیں اپنے ہاتھ دھونا ہی کافی ہوگا۔“

(السنن الكبرى للبيهقي: 316/1، وسنده حسن)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (تغليق التعليق: 461/2)

امام ابراہیم حنفی تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانُوا يَقُولُونَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجَسًا، فَاغْتَسِلُوا مِنْهُ .

”صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمہاری میت پلید ہے، تو اسے غسل دے کر خود بھی غسل کر لو (یعنی میت کو غسل دینے سے غسل فرض نہیں ہوتا)۔“

(مصنف ابن أبي شيبة: 267/3، وسنده صحيح)

سوال ۶:

حالتِ قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کے فاصلہ کی کیا

حقیقت ہے؟

جواب:

حالتِ قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رکھنا بدعت

ہے، شریعتِ اسلامیہ میں اس پر کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ دین سازی کی مذموم کوشش ہے۔

اصل بات یہ تھی کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ نے باجماعت نماز میں صفوں کی دُستی

کے حوالے سے بہت تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ملاحظہ فرمائیں:

أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا».

”نماز کی اقامت ہو گئی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا:

اپنی صفوں کو درست کرو اور آپس میں گتہ متھ ہو جاؤ۔“ (صحیح البخاری: 719)

نبی اکرم ﷺ کی اس تعلیم کا جو مقصد صحابہ کرام نے سمجھا اور اسے اپنایا، وہ راوی حدیث، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ تھا:

وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.

”(آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر) ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کندھے سے

کندھا اور ٹخنے سے ٹخنا چپکا دیتا تھا۔“ (صحیح البخاری: 725)

نبی اکرم ﷺ کی اس تعلیم اور صحابہ کرام کے اس فہم و عمل کی پیروی تب ہی ممکن ہے، جب صف میں کھڑا ہر نمازی اپنے کندھوں کے برابر پاؤں کو کھولے، لیکن اگر ایک نمازی اپنے دونوں پاؤں کا درمیانی فاصلہ چار انگلی کے برابر رکھے گا، تو ساتھ والے کے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانا ممکن ہی نہیں رہے گا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جس طریقے سے سنت نبوی اور عمل صحابہ پر عمل ممکن نہیں، اسی کو مسنون قرار دے دیا گیا ہے۔

اس بارے میں فقہ حنفی کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے:

وَيُسَنُّ تَقْرِيجُ الْقَدَمَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ.

”حالتِ قیام میں دونوں قدموں میں چار انگلی کا فاصلہ رکھنا مسنون ہے۔“

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: 262، ردّ المحتار علی الدرّ المختار:

444/1، الفتاویٰ الہندیۃ المعروف بہ فتاویٰ عالمگیری: 73/1، نور الإيضاح، ص: 56، تبیین

الحقائق شرح کنز الدقائق: 114/1، إمداد الأحكام: 466/1، طبعة دارالعلوم کراتشی)

الحاصل :

یہ کہنا کہ حالتِ قیام میں مردوں اور عورتوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت فاصلہ رکھیں، بے بنیاد بات ہے۔ یہ فتویٰ نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث، صحابہ کرام کے اجماعی تعامل اور فہم سلف کی مخالفت پر مبنی ہے۔

سوال ④ : کیا عورت چھوٹے بچے کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب : عورت چھوٹے بچے کی میت کو غسل دے سکتی ہے، اس کی دلیل اجماع

امت ہے، جیسا کہ امام ابن منذر رحمہ اللہ (242-319ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ تَغْسِلُ الصَّبِيَّ الصَّغِيرَ .
 ”جتنے بھی اہل علم ہمیں یاد ہیں، ان سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت چھوٹے بچے کو غسل دے سکتی ہے۔“

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف: 338/5)

جب یہی مسئلہ امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا:

”لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا .“
 ”مجھے نہیں معلوم کہ اس میں کوئی حرج ہو۔“

(مصنف ابن أبي شيبة: 251/3، وسنده صحيح)

سوال ⑧ : امام بھول جائے تو اسے لقمہ دینا کیسا ہے؟

جواب : امام کے بھولنے پر اسے لقمہ دینا جائز ہے، جیسا کہ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ

صَلَّى صَلَاةً، فَقَرَأَ فِيهَا، فَلَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِأَبِي: «صَلَّيْتَ

مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ؟» .
 ”نبی اکرم ﷺ نے ایک